سچّائی کا انعام

ایک بادشاہ تھا۔ اُسے شعر و شاعری سے بڑی دلچسپی تھی۔ ایک دِن اُس نے کچھ شاعروں کو بلایا اور اُنھیں اپنے درباریوں میں شامل کرلیا۔ ان کی تنخواہیں بھی مقرر کردیں۔ کچھ ہی دنوں میں بادشاہ نے دیکھا کہ سبھی شاعر آپس میں لڑتے ہیں، ایک دوسرے سے حسد کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو نیچا دِکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ جب دربار میں آتے ہیں تو خوشامدی بن جاتے ہیں اور اِنعام پانے کے لیے بادشاہ کی تعریف کرتے ہیں۔

ان شاعروں میں ایک شاعر ایسا بھی تھا جو بادشاہ کے بلائے بغیر دربار میں نہیں جاتا تھا۔ وہ نہ بادشاہ کی خوشامد کرتا اور نہ اُس کی تعریف میں شعر پڑھتا۔ اس کا نام فیروز تھا۔ ایک دِن بادشاہ نے دربار میں اعلان کیا کہ جو میری سچی تعریف کرے گا، اُسے ایک ہیرا انعام میں دیا جائے گا۔ یہ سن کر سب شاعروں نے تیاریاں شروع کردیں۔ خوب اچھے اچھے شعر کہے۔ ہر ایک یہ سوچ کر خوش تھا کہ ہیرا مجھے ہی اِنعام میں ملے گا۔

ایک خاص دن بادشاہ نے سبھی شاعروں کو دربار میں بلایا اور کہا، ''میری تعریف میں جس نے جو کچھ لکھا ہے، سنائے۔'' ایک شاعر اُٹھا اور آگے بڑھ کر اُس نے اپنی نظم سنائی۔ درباریوں نے اُس کی بڑی تعریف کی۔ بادشاہ نے اُسے ایک ہیرا اِنعام میں دیا۔ ہیرا پاکر اسے بڑی خوشی ہوئی۔ وہ سلام کرکے بیٹھ گیا۔ اس کے بعد دوسرے شاعر نے

اپنی نظم سنائی۔ درباریوں نے اُس کی بھی تعریف کی۔ بادشاہ نے اُسے بھی ایک ہیرا اِنعام میں دیا۔ وہ بھی خوش ہوکر سلام کرکے بیٹھ گیا۔ اس طرح سارے شاعروں نے اپنی اپنی نظمیں سنائیں اور اِنعام میں ہیرا پاکر باغ باغ ہو گئے۔

فیروز اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ اُس نے کچھ نہیں سنایا۔ بادشاہ نے ناراض ہوکر کہا، ''تم نے کیا لکھا ہے؟ سناؤ۔'' فیروز نے کہا، ''اگر بادشاہ سلامت میری جان بخش دیں تو سناؤں۔'' بادشاہ نے فوراً کہا، ''جاؤ، تمھاری جان بخش دی، اب سناؤ۔'' فیروز نے کہا، ''اے بادشاہ! آپ عالم اور عقل مند ہیں، شاعروں کی عزّت کرتے ہیں لیکن گھوڑے اور گدھے کو ایک ہی اصطبل میں باندھتے ہیں۔'' اس طرح اُس نے اپنی نظم میں بادشاہ کی بہت سی کمزوریاں گنا دیں۔ درباریوں کو بڑی حیرت ہوئی اور انھوں نے سوچا کہ بس اب فیروز کی خیر نہیں، یہ ضرور مارا جائے گا۔ مگر درباریوں کو اُس وقت اور حیرت ہوئی جب نظم سننے کے بعد بادشاہ نے فیروز کو بھی ایک ہیرا اِنعام میں دِیا۔

دربار ختم ہوتے ہی سبھی شاعر ہیرے کی قیمت معلوم کرنے کے لیے خوشی خوشی جوہری کے پاس گئے۔ وہ فیروز کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ جوہری نے ہیروں کو دیکھ کر بتایا کہ سب کے ہیرے نقلی ہیں، صرف فیروز کا ہیرا اصلی ہے۔ دوسرے دن بادشاہ نے پھر سبھی شاعروں کو دربار میں بلایا اور پوچھا، ''اِنعام پاکر کون خوش ہے اور کون رنجیدہ؟'' شاعروں نے شکایت کی کہ فیروز کے ہیرے کے سوا سارے ہیرے نقلی ہیں۔ بادشاہ نے مسکرا کر جواب دیا، ''اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ جس نے جھوٹی تعریف کی، اُسے جھوٹا ہیرا ملا اور جس نے سچّی بات کہی اُسے سچا ہیرا ملا۔'' بادشاہ کا جواب سن کر سارے شاعر شرمندہ ہو گئے۔

(ماخوذ)

مقرّر کرنا – طے کرنا

حسد	-	جلن
خوشامدی	-	چاپلوس، ایسا شخص جو کسی کو خوش کرنے کے لیے اس کی جھوٹی تعریف یا بڑائی بیان کرے
باغ باغ ہونا	-	بہت خوش ہونا
عالِم	-	جاننے والا، بہت پڑھا لکھا
اصطبل	-	گھوڑوں کے باندھنے اور رہنے کی جگہ
جوہری	-	جواہرات کی پرکھ اور کاروبار کرنے والا

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ بادشاہ کو کس چیز سے دلچسپی تھی؟

۲۔ شاعر بادشاہ کی تعریف کس لیے کرتے تھے؟

۳۔ بادشاہ نے دربار میں کیا اعلان کیا؟

۴۔ بادشاہ فیروز سے کیوں ناراض ہوا؟

۵۔ بادشاہ نے فیروز کو سچا ہیرا کیوں دیا؟

قوسین میں دیے گئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(تعریف ، درباریوں ، شاعروں ، تعجب ، مسکرا ، جوہری ، ہیرے)

۱۔ ایک دن بادشاہ نے کچھ شاعروں کو بلایا اور انھیں اپنے .... میں شامل کرلیا۔

۲۔ وہ نہ بادشاہ کی خوشامد کرتا اور نہ اس کی .... میں شعر پڑھتا۔

۳۔ یہ سن کر سب .... نے تیاریاں شروع کردیں۔

۴۔ سبھی شاعر .... کی قیمت معلوم کرنے کے لیے خوشی خوشی .... کے پاس گئے۔

۵۔ بادشاہ نے .... کر جواب دیا،’’اس میں .... کی کیا بات ہے؟‘‘

اُستاد کی مدد سے اِن لفظوں کے واحد لکھیے :

اَشعار   شعراء   علماء   اِنعامات   جوابات

لکھیے کہ ذیل کے جملے صحیح ہیں یا غلط :

۱۔ بادشاہ کے دربار میں سب شاعر محبت سے رہتے تھے۔

۲۔ فیروز بھی بادشاہ کی خوشامد کرتا تھا۔

۳۔ بادشاہ نے خوش ہو کر سبھی کو ایک ایک ہیرا دیا۔

۴۔ ہیرا لے کر سبھی اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

ذیل کے لفظوں کی ضد لکھیے :

شروع　　نیچا　　بعد　　سچا　　جواب　　عالم　　عقل مند　　ناراض

اِن جملوں کو درست کر کے لکھیے :

ا۔ بادشاہ کو شعر و شاعری سے بڑی دلچسپی تھیں۔

۲۔ اس کی نام فیروز تھا۔

۳۔ بادشاہ نے اُسے ایک ہیرا انعام دیے۔

۴۔ یہ سن کے سب شاعروں نے تیاریاں شروع کر دیا۔

۵۔ اس کے بعد دوسرے شاعر نے اپنی نظم سنایا۔

غور کیجیے : فیروز نے بادشاہ سے کہا کہ وہ گھوڑے اور گدھے کو ایک ہی اصطبل میں باندھتے ہیں۔ اس بات سے آپ کیا سمجھتے ہیں۔

آ ئیے زبان سیکھیں!

جمع تعظیمی :

والدین، اساتذہ اور دوسرے بزرگوں سے خطاب کرتے وقت ان کے ادب کا خیال رکھا جاتا ہے اس لیے والد صاحب سے یہ پوچھنے کی بجائے

''تم کہاں جا رہے ہو؟''

یہ پوچھا جاتا ہے کہ ''آپ کہاں جا رہے ہیں؟''

اسی طرح

'دادا جان حج کے لیے جا رہے ہیں۔'

'دادی امّاں مسکرا کر بولیں۔'

اوپر کے جملوں میں 'آپ' / 'جا رہے ہیں/ بولیں' **جمع تعظیمی** کی مثالیں ہیں۔

کہانی 'کتنے پیالے پانی' کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

ا۔ دادا جان مٹھائی لے کر ....

۲۔ ہیڈ ماسٹر صاحب آفس میں ....

۳۔ آپ ہی اس سوال کا جواب ....